بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ کا عمود، سابق سورہ سے تعلق اور مطالب کی ترتیب

یہ سورہ سابق سورہ کی مثنیٰ ہے۔ سورۂ ضحیٰ کی طرح یہ بھی بغیر کسی تمہید کے اس طرح شروع ہوئی ہے گویا سابق سورہ کے مضمون ہی کی تکمیل ہو رہی ہے۔ سابق سورہ میں جو مضمون 'الم یجدک یتیما فآویٰ' اور اس کے بعد کی آیات میں بیان ہوا ہے اسی کی اس میں تکمیل کر دی گئی ہے۔ بس اتنا فرق نظر آتا ہے کہ سابق سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جن الطاف و عنایات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا ذریعہ بنایا ہے ان کا تعلق بعثت سے قبل کی زندگی یا ابتدائے بعثت کے دور سے ہے اور اس سورہ میں جن افضال و احسانات کا حوالہ ہے وہ اس دور سے تعلق رکھتے ہیں جب آپ کی دعوت کا چرچا مکہ سے نکل کر عرب کے دوسرے گوشوں میں بھی پہنچ چکا ہے۔

سابق سورہ میں آپ کو یہ بشارت دی گئی کہ دعوت کے پہلو سے آپ کا مستقبل آپ کے ماضی اور حال سے بہتر ہوگا اور آپ اس وقت جن مشکلات سے دوچار ہیں وہ قانونِ قدرت کے مطابق آپ کی تربیت کے لیے ہیں۔ اس سورہ میں اس بشارت کی صداقت کے چند نمایاں شواہد کا حوالہ دے کر تاکید کے ساتھ آپ کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں آپ کو جو دشواری بھی پیش آئے گی اس کے پہلو بہ پہلو فیروز مندی بھی ہوگی بشرطیکہ آپ عزم و جزم کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہونے کا حوصلہ کر رہے ہیں۔

وہ چلتہ دور ہو جائیں گی

مطالب کی ترتیب ذہن پر زور ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ میں کسی قسم کا الجھاؤ نہیں ہے۔ سب سے پہلے اس کا حوالہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرح صدر کی جس نعمت سے سرفراز فرمایا اس دور میں جو آسانیاں نمودار ہوئی ہیں۔ اس کے بعد آپ کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ جس طرح آپ نے اب تک دیکھا ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی نمودار ہوئی ہے اسی طرح آئندہ بھی آپ کی دعوت کے مراحل طے ہوں گے اور کسی مرحلے میں بھی یہ لازم رکھنے والا نہیں ہے۔ اس کے بعد تکمیل دعوت کی منزل کی طرف اشارہ ہے اور اس مرحلہ کی کامرانیوں کے حصول کی تدبیر بتائی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(یہاں پوری سورہ نقل کر دی جائے)

|| ترجمہ

کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا اور تمہارا وہ بوجھ تم سے اتار نہیں دیا جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی! اور تمہارا آوازہ بلند نہیں کیا! ۱ — ۴

تو ہر مشکل کے ساتھ آسانی، بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے! ۵ — ۶

پس جب تم فارغ ہو تو کمر بستہ ہو اور اپنے رب سے لو لگاؤ۔ ۷ — ۸

تحقیق

— الفاظ کی اور آیات کی وضاحت

الم نشرح لک صدرک ۝ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ۱ — ۲

سابق سورہ کی تفسیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان ذہنی الجھنوں اور پریشانیوں کی تفصیل بیان ہو چکی ہے جو آپ کو بعثت سے پہلے جستجوئے حقیقت کی راہ میں اور ابتدائے بعثت کے دور میں مخالفوں کی مخالفت کی شدت اور اعوان و انصار کی قلت کے سبب سے لاحق ہوئیں۔ اس دور میں آپ کو یہ بشارت بھی دی گئی کہ اس وقت آپ جن حالات و مشکلات سے دوچار ہیں یہ وقتی و عارضی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جلد دور فرما دے گا اور آپ کی دعوت کا مستقبل اس کے ماضی و حاضر سے بہت زیادہ روشن ہوگا۔ بعد میں جب وحی الٰہی کی روشنی نے آپ کے دل کے خلجان دور کر دیے اور حقیقت روشن ہو کر سامنے آگئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی مزید حوصلہ افزائی کے لیے اپنی وہ سنت بھی بتا دی جو اس نے دعوت حق کی کامیابی کے لیے مقرر فرما رکھی ہے اور جس سے ہر داعی حق کو سابقہ پیش آتا ہے اور جو آگے اس سورہ کے اصل مقصود کی حیثیت سے فان مع العسر یسرا، (بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے) کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔

سینہ کو کھول دینے سے مقصود وہ بصیرت و معرفت ہے جو صحیح ایمان کا ثمرہ ہے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ پر وہ اعتماد و توکل پیدا ہوتا ہے جو تمام قوت اور عزم کا سرچشمہ ہے۔ اگر یہ ایمان موجود ہو تو بڑی سے بڑی مزاحمت بھی انسان کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی اور اگر یہ نہ ہو تو بغیر کسی مزاحمت کے بھی انسان شکست کھا جاتا ہے۔

تعلیم اور

ووضعنا عنک وزرک، یہ جملہ معنا پہلے ہی جملہ پر معطوف ہے اسی وجہ سے اس کا ترجمہ ہم نے اس کے تحت کیا ہے۔ سورۂ نبا کی تفسیر میں اس اسلوب کی وضاحت ہو چکی ہے۔

~~آیات کا ترجمہ بھی اسی طرح کیا ہے اور اس اسلوب میں کسی بڑی بات کا صحیح مفہوم اسی طرح ادا ہو سکتا ہے ورنہ الفاظ کی رعایت ملحوظ رکھی جائے تو پورا مفہوم ادا نہیں ہو پاتا۔~~

دو ہرا (بوجھ)

'الذی انقض ظہرک'، یہ اس ... کی صفت ہے کہ اس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی۔ اس ...

اس ... جو ... ہے یہ آپ کے دل پر اس ... سے تھا کہ آپ ... کی تلاش میں سرگشتہ و حیران رہتے تھے لیکن

یہ وہی بار غم ہے

اس کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا پھر جب اللہ نے آپ پر ہدایت کی راہ کھول دی تو اس غم پر مزید اضافہ اس سبب سے ہوا کہ آپ کی پوری قوم اس کی دشمن بن کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس غم کو الذی انقض ظہرک (کمر شکن) کی صفت سے تعبیر کرنا کوئی مبالغہ نہیں بلکہ بالکل حقیقت ہے۔

یہ احساس ایک امر فطری تھا جس کا اللہ تعالیٰ نے ... ہدایت ... سے آپ کا سینہ کھول دیا۔ اس ... سینہ میں

اس توضیح کے مطابق جب آپ ... دعوت ... کی راہ میں آپ کی سرگرمی بڑھتی جا رہی ہے

اتنی ہی لوگوں کی وحشت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے تو قدرتی امر ہے کہ آپ ... آپ کی جدوجہد میں

... سبب سے دعوت اثر انداز نہیں ہو رہی ہے ... اس خیال کی بنا پر آپ ...

اس سے یہ بھی جب صورت حال میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی

... آپ جدوجہد میں مزید اضافہ کرتے ہی جاتے لیکن ...

... تو آپ کی ... علاوہ ازیں اس طرح کے حالات میں آگر ... دل میں کچھ ... ہو جاتا

تو یہ وظیفہ بھی آپ کے غم و الم میں اضافہ کر دیتا کہ مبادا یہ ... اللہ تعالیٰ کے کسی عتاب کا سبب ہو۔

... ان پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے جس طرح یہاں تسلی دی گئی ہے اسی طرح سورہ طٰہٰ میں بھی دی گئی ہے۔

طٰہٰ ۔ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ ۔ الا تذکرۃ لمن یخشیٰ ۔ ۱-۳ طٰہٰ

یہ سورہ طٰہٰ ہے۔ ہم نے تم پر قرآن اس لیے نہیں اتارا ہے کہ تم اپنی زندگی اجیرن بنا لو۔ یہ تو بس ان لوگوں کے لیے یاد دہانی ہے جو ڈرنے والے ہوں۔

ورفعنا لک ذکرک ۔ ہم نے تمہارا آوازہ بلند کیا۔ یہ بات نصرت کے اظہار کے لیے ہے۔ جس طرح پہلی آیت میں اختصاص اتایۂ اور پھیلا دیا۔ اس طرح یہاں بھی تمہاری تعریف و توصیف ... کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمہارا ذکر دور دور تک

بجائے 'لک'

اس آیت سے اس سورہ کا زمانۂ نزول معین ہوتا ہے کہ یہ اس دور میں اتری ہے جب آپ کی دعوت کا چرچا عرب کے اطراف و اکناف میں پھیلنے لگا ہے۔ یہ امر یہاں ... واضح رہے کہ مکہ کے اندر جن اہل مکہ نے سب سے پہلے دعوت دی وہ آپ ایک عرصہ تک کے جو لوگ آتے ان کے ذریعہ سے یہ دعوت مکہ کے اطراف ... دعوت اور داعی کی مخالفت پر جمے رہے لیکن حج کے موسم میں باہر سے ... خصوصیت کے ساتھ مدینے کے انصار میں پھیل گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کا ذکر پہنچ گیا اور یہ اندازہ کرنا

نہ صرف عرب کے [illegible] و قریب کے قبائل بلکہ اطراف کے دوسرے ملکوں میں بھی [illegible] مشکل نہیں رہا

[illegible] کہ یہ آواز دینے والی ہستی ہے بلکہ جلد وہ وقت آنے والا ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر آپ کا چرچا ہوگا اور آپ کا نام

اللہ اکبر کی صدا سے گونج اٹھے گا۔

فان مع العسر یسرا ○ ان مع العسر یسرا (۵ — ۶) یہی اصل سبق ہے جو اوپر کے پیش کردہ شواہد کی روشنی

میں دینا مقصود ہے اور جس کو اس سورہ کے محور کی حیثیت حاصل ہے [illegible] فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھ اللہ کی [illegible]

دیکھ رہے ہو [illegible]

کی اس بات پر اطمینان رکھو کہ [illegible] تو اس

لیکن آزمائش کے [illegible] کا دامن عسر کے ساتھ باندھ رکھا ہے یعنی انسان کا ہر قسم کی [illegible]

[illegible] دور سے گزرنے کے بعد سابق سورہ میں یہی حقیقت آفاق اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

کے واقعات سے ثابت کی گئی ہے اس سورہ میں خاص حضور کی زندگی کے تجربات ہی کو دلیل میں پیش کیا ہے

تاکہ زیادہ موثر ہو سکیں۔

یہاں اس پہلو پر بھی نظر رہے کہ ایک ہی بات دو مرتبہ فرمائی گئی ہے۔ یہ تکرار محض تاکید کے لیے نہیں ہے بلکہ

اس سے مقصود اس حقیقت کا اظہار ہے کہ ہر عسر کے ساتھ [illegible]

کے بار بار آنے سے یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ بس اب [illegible] دونوں اس دنیا میں لازم و ملزوم ہیں

[illegible] ایک کے بعد دوسری اور تیسری کھائی بھی آسکتی ہے۔

نشیب و فراز سے [illegible] سابقہ پیش آتا ہے۔ زندگی مسلسل جد و جہد سے عبارت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] سے گزرنے کے بعد ہی کوئی راہرو منزل مقصود پر پہنچتا ہے۔

کے لیے یہ پیش ہوتا ہے [illegible] راہ پر چلنے والوں سے بھی ہے۔ جو لوگ اس راستہ پر چلنے کا ارادہ کرتے ہیں ان

البتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] راہ سے تمام عقبات خود بخود دور ہو جائیں بلکہ ان کو دور کرنے کے لیے جد و جہد کرنی پڑتی ہے

اور جتنی قوت ان کے لیے ہر حالت ضروری ہے کہ آگر وہ راہ کی رکاوٹوں کے علی الرغم [illegible]

اسی کی پیدا کرے گا [illegible] ان کو بخشی ہے اس کا استعمال [illegible]

قرینے اور اس کو سر کرنے کے بعد بالآخر منزل مطلوب پر پہنچ جائیں گے۔

[illegible]

اس امتحان کی حکمت قرآن میں یہ بتائی گئی ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ منافق اور مخلص، راست باز اور ریاکار

میں امتیاز کرتا ہے تاکہ ہر ایک اپنے اعمال کے مطابق جزا یا سزا پائے کسی کو یہ شکایت نہ ہو کہ اس کے ساتھ

کوئی ناانصافی کی گئی ہے۔ اگر یہ امتحان نہ ہوتا تو کھوٹے اور کھرے میں وہ امتیاز نہ ہو سکتا جو ہر ایک پر حجت قائم

کر دے۔

فاذا فرغت فانصب ○ والی ربک فارغب (۷ — ۸) یہ آخری منزل کے لیے جد و جہد کی ہدایت ہے۔ نصب،

ینصب، کے معنی جد و جہد اور محنت کرنے کے ہیں۔ فرمایا کہ دعوت کی راہ کے عقبات طے کرتے ہوئے جب وہ مرحلہ

آ جائے کہ [illegible] اللہ کی نصرت [illegible] ہو جائے، مکہ فتح ہو جائے اور دشمن گھٹنے ٹیک دیں اور لوگ فوج در فوج اسلام

میں داخل ہونے لگیں تو پھر تم کمر کس کے آخری منزل کی تیاری کے لیے جد و جہد کرو اور [illegible] اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔

[illegible]

اذا جاء نصر اللہ والفتح ○ ورأیت الناس [illegible]

یدخلون فی دین اللہ افواجا ○ فسبح [illegible]

بحمد ربک واستغفرہ ○ انہ کان توابا ○ [illegible]

[illegible]

گویا بیک وقت ان آیات میں دو باتیں جمع کر دی گئی ہیں۔

ایک تو آپ کو بشارت کہ آپ تمام مشکلات راہ کو عبور کرتے ہوئے دعوت کی آخری منزل پر کامیابی کے ساتھ پہنچے اور اپنی عظیم ذمہ داری سے سرخ روئی کے ساتھ فارغ ہونے کا شرف حاصل کریں گے۔

دوسری یہ کہ کامیابی کی آخری منزل پر پہنچ جانے کے بعد بھی آپ کے لیے کمر کھول دینے کا وقت پیش نہیں آئے گا بلکہ اب تو رب کی منزل کے سفر کے لیے آپ کو مزید اہتمام سے کمر کس کے تیاری کرنی پڑے گی۔

اسی آخری ہدایت کی تعمیل کا اہتمام تھا کہ آخری درجات میں آپ کا عبادت الٰہی میں انہماک بہت بڑھ گیا تھا۔ بعض لوگوں نے آپ کا یہ حال دیکھ کر سوال کیا کہ حضور! آپ کے تو تمام اگلے پچھلے گناہ بخشے جا چکے ہیں تو آپ عبادت میں اتنی مشقتیں کیوں اٹھاتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا افلا اکون عبدا شکورا (کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں!)

یہاں بات اجمال کے ساتھ کہی گئی ہے۔ اس کی پوری تفصیل سورہ نصر میں آئے گی۔ سورہ یہ ہم نقل کیے دیتے ہیں۔

اذا جاء نصر الله والفتح ۝ ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا ۝ فسبح بحمد ربک واستغفره انه کان توابا۔

جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے اور دیکھو کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اپنے رب کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت مانگو وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اس سورہ کی تفسیر تمام ہوئی۔ فالحمد للہ اولہ واخرہ۔

لاہور | ۱۵ فروری ۱۹۸۰ء